Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۲۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۹ شوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۴ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی نبی کی فضیلت اسکے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی ظاہر ہو

اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کوئی نظیر نہیں ہے

"دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا اس سے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے کہ جس کے جواب میں کچھ دقّت ہو اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جناب عالیؐ سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال وقدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا..... وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے پہاڑ پر کیا تھا وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں..... اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسول شناخت کیا جائے چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مُردہ پرستی روز بروز کم ہو گی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو ردّ کر دے گا۔ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دیں گے؟ اے سننے والو! سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو! کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۳ تبوک۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے نہایت اچھوتے رنگ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے سراسر رحمت تھے اور کوئی شے بھی آپؐ کی رحمت کے احاطہ سے باہر نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ رحمتی وسعت کلّ شیءٍ (الاعراف) یعنی میری رحمت نے دنیا کی ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ چونکہ دنیا کی ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہے انسان کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے اس رحمت کا کامل ظہور انسانِ کامل یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا جنہیں اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین قرار دیا اور فرمایا وما ارسلنٰک الّا رحمۃ للعٰلمین (الانبیاء ۱۰۸) کہنے کو تو یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اگر ہم غور کریں تو اس کے مفہوم نے دنیا کی ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ آپؐ کن معنوں میں رحمت ہیں اور کن کے لئے رحمت ہیں؟ جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمٰن کے مظہرِ کامل ہونے کی حیثیت سے دنیا کی سب چیزوں کے لئے رحمت ہیں۔ آپ بے جان چیزوں مثلاً درختوں، پتھروں اور اجناس کے لئے بھی رحمت ہیں کیونکہ آپؐ نے ان کے حقوق کی تعیین کی اور پھر ان حقوق کی حفاظت کے لئے جامع ہدایات دیں اور بتایا کہ جس غرض سے کسی چیز کو پیدا کیا گیا ہے اسی کے لئے اسے استعمال کرنا چاہیئے۔ آپؐ نے جانداروں کے حقوق بھی بیان کئے اور ان کی حفاظت فرمائی اور ان کے بے جا استعمال کو اسراف اور ضیاع قرار دیا۔ پھر آپ نے بلا امتیاز مومن و کافر تمام انسانوں کے حقوق بھی متعین فرمائے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ر تبوک ۱۳۵۶ھش
۲۴ر ستمبر ۱۹۷۷ء

دلوں کو جیتنے اور فتح کرنے کا قرآنی طریق

جس جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالی جاتی ہے اس کے افراد کے لئے اس عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی خاطر اپنے آپ کو بعض اوصاف سے متصف کرنا ضروری ہوتا ہے۔ وہ اوصاف یہ ہیں کہ **اوّل** تو وہ خود اس تعلیم پر جسے وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں پوری طرح عمل کرنے والے اور اس کا عملی نمونہ اپنی زندگیوں میں پیش کرنے والے ہوں اور اس لحاظ سے نیکی اور تقویٰ و طہارت کے حتی المقدور نہایت اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔ **دوسرے** یہ کہ صبر کا مادہ ان میں بدرجۂ اتم پایا جاتا ہو تاکہ وہ برائی کا بدلہ حسنِ سلوک سے دے سکیں۔

یہ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان کا کام حق کو زبردستی پھیلانا نہیں ہوتا بلکہ دلوں کو فتح کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ قبولِ حق پر آمادہ ہو سکیں۔ جب بھی حق و صداقت کو دوسروں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو چونکہ وہ صداقت اُن کے اپنے نظریات، رسوم و رواج اور عادات و اطوار سے مطابقت نہیں رکھتی بلکہ اُن کے خلاف ہوتی ہے اس لئے نہ صرف یہ کہ وہ اسے فوری طور پر قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے بلکہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اس کی صداقت کے پیش کرنے والوں کو دکھ دینے اور انہیں اذیتیں پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ایسی صورتِ حال میں حاملینِ صداقت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنی نیکی، تقویٰ و طہارت اور حسنِ سلوک سے مخالفینِ حق کے دلوں پر اثر انداز ہوں اور اُن کی خیر خواہی اور ہمدردی و غمخواری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ دلوں کو رام کرنے اور اُن پر فتح پانے کا اس کے سوا اور کوئی طریق ہوتا ہی نہیں۔ اس حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر بسا اوقات شدید سے شدید مخالف بھی سلامت روی کا طریق اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور بالآخر دشمنی دوستی کا روپ دھار لیتی ہے۔ اس طرح طبیعتیں رفتہ رفتہ قبولِ حق کی طرف مائل ہوتی چلی جاتی ہیں اور انجام کار حق کے پھیلنے اور غالب آنے کی راہ ہموار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

اشاعت و غلبۂ حق کی خاطر دلوں پر فتح پانے کا یہ وہ حتمی اور یقینی طریق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ذکر کر کے حقیقی مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اس طریق پر گامزن ہو کر اسلام کو دنیا بھر کی کُل اقوام تک پہنچانے اور انہیں اس کا گرویدہ بنانے کی غرض سے لوگوں کے دل جیتتے چلے جائیں تا اُن کے حق کی طرف مائل ہونے اور اسے قبول کرنے کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس طریق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)

ترجمہ:۔ اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی۔ اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حُسنِ سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا۔ اور (باوجود ظلموں کے سہنے کے) اس (قسم کا نمونہ پیش کرنے) کی توفیق صرف اُنہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں اور اُن کو ملتی ہے جن کو (اللہ کی طرف سے نیکی کا) ایک بہت بڑا حصہ ملا ہو۔

ان آیات میں اعلائے کلمۃ الحق کی اہمیت واضح کر کے، جو وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ کے الفاظ سے ظاہر ہے، ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے اور دوسروں کے سامنے عملی نمونہ پیش کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ میں زبانی تبلیغ کے ساتھ ساتھ عملی نمونہ پیش کرنے کی اہمیت کو بھی ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ تبلیغ کے موثر ہونے کے لئے سب سے پہلی اور سب سے مقدم بات ہی یہ ہے کہ تبلیغ کرنے والے کے قول و فعل میں کامل مطابقت پائی جاتی ہو۔ جب تک قول اور فعل میں مطابقت نہ ہو اس وقت تک تبلیغ موثر نہیں ہوتی۔ دوسری بات جس کا ان آیات میں ذکر کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس راہ میں جو تکالیف پہنچیں اور مصائب پیش آئیں انہیں صبر سے برداشت کیا جائے اور اس صبر کو اس مقام تک پہنچایا جائے کہ برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دکھ دینے والے بھی دل میں شرمندہ ہوئے اور اثر قبول کئے بغیر نہ رہیں گے اور رفتہ رفتہ دشمنی ترک کر کے گرم جوش دوست بن جائیں گے۔ حق کے لئے دلوں کو جیتنے اور ان پر فتح پانے کا یہی ایک طریق ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اس طریق پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دنیا کی مختلف قوموں کے افراد کے دل اسلام کے لئے جیتیں اور اس طرح اسلام کو ساری دنیا میں غالب کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو اقوامِ عالم کے لوگوں کے دلوں کو اسلام کے لئے جیتنے اور اُن پر فتح حاصل کرنے کے قرآنی طریق کو اپنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی بطور خاص نصیحت فرمائی اور اس امر پر خاص زور دیا کہ وہ پیغامِ حق کی اشاعت کے دوران بُرائی کا بدلہ نہایت نیک سلوک سے دیں اور اس طرح تکلیفیں اُٹھا کر اور مصیبتیں جھیل کر دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرتے چلے جائیں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۴ء کو احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبولِ حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے ورنہ چاہیئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہیئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اُس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سُن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو۔

..... بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سُننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اُسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے......

نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سُن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سُنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کُھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے...... جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی ...... ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بے شک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۰۳، ۲۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہورِ امام مہدیؑ کا عقیدہ اور مسلمان

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد، سیالکوٹ شہر

(1)

چودھویں صدی کا آغاز مسلمانانِ عالم کے لئے کس قدر خوشی کن اور بہار آفریں تھا کیونکہ وہ یقین رکھتے تھے کہ مہدی موعودؑ جو تیرھویں صدی کے آخر میں جلوہ افروزِ عالم ہونے والے تھے۔ مگر وہ اس وقت ان کے خیال کے مطابق تشریف نہ لائے تھے۔ اب ضرور اس صدی میں دنیا میں ظہور فرما ہوں گے۔ مگر آہ! افسوس کہ چودھویں صدی کا آغاز بھی اور نصف ثلث بھی گزر گیا۔ مگر وہ جو آنے والا تھا۔ ان کے خیال کے مطابق نہ آیا۔

یہاں تک کہ اب جب یہ صدی اپنے اختتام کو پہنچ چکی ہے اور اس کے ختم ہونے میں صرف اڑھائی سال باقی رہ گئے ہیں۔ تو دیکھنے میں یہ حسرت آگیں اور غمناک منظر بھی آتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا حصہ اس عقیدہ سے بیزار ہو چکا ہے اور وہ لوگ جو ابھی تک اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور رہیں کہ اگر واقعی ظہور مہدیؑ کی پیشگوئی منجانب اللہ ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنی صداقت کا جلوہ دکھا نہیں سکی؟ حقیقت یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی "الآیات بعد المائتین" (مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ) نیز بعض بزرگانِ امت کے مکاشفات والہامات کی بنا پر یہ یقین کیا جاتا تھا کہ امام مہدی کا ظہور تیرھویں صدی کے آخر پر ہوگا ورنہ چودھویں صدی میں تو وہ ضرور تشریف لے آئیں گے۔

چنانچہ حدیث نبوی "ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ" (سنن دارقطنی) اس کی مزید تصدیق کرتی ہے کیونکہ اس کے مطابق چاند اور سورج کو ۱۳۱۱ھ میں گرہن لگا تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اسی زمانے میں امام مہدیؑ ظہور فرما ہوتے جیسا کہ ایک بزرگ کہہ چکے ہیں ؎

"در سن غاشی ہجری دو قران خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود"

آیئے! اب میں ان اقوالِ بزرگان کو بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ جن میں اس یقین کا اظہار کیا گیا ہے کہ حضرت امام مہدی تیرھویں صدی کے آخر میں ظہور فرما ہوں گے:۔

(۱) مشہور حنفی عالم و محدث حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

"ویحتمل ان یکون اللام لعہد المائتین بعد الالف وھو وقت ظہور المھدی"
(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ حاشیہ ص ۲۷)

کہ حدیث میں "المائتین" کے لفظ میں جو الف لام ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ہزار سال گزرنے پر دو سو سال بعد ظہور مہدیؑ کے زمانے کے نشانات ظاہر ہوں گے اور یہی مہدی موعود کا زمانہ ہے۔

(۲) نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال رقم فرماتے ہیں:۔

"مراد بایں دو صد از الف ہجرت بود۔ چنانچہ بعض از اہل علم تاویل ظہور الآیات بعد المائتین ہم چنیں کردہ اند"
(حجج الکرامہ ص ۳۹۲)

یعنی حدیث "الآیات بعد المائتین" میں دو سو سال سے مراد ہجرت کے ایک ہزار سال بعد کے ہیں جیسا کہ بعض اہل علم نے اس سے مراد لی ہے۔ پھر لکھتے ہیں:۔

"بعض از مشائخ و اہل علم گفتہ اند کہ خروج او بعد دوازدہ صد سال از ہجرت شود و ورنہ از سیزدہ صد تجاوز نکند"
(حجج الکرامہ ص ۳۹۳)

کہ بعض مشائخ اور اہل علم کا کہنا ہے کہ مہدی بارھویں صدی کے بعد ظاہر ہوگا ورنہ تیرھویں صدی سے ہرگز تجاوز نہ کرے گا۔

(۳) حضرت شاہ نعمت اللہ ولی فرماتے ہیں:

"غین ری (۱۲۰۰) سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار می بینم
ا، ح، م، د، ال می خوانم
نام آں نامدار می بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار می بینم"
(الاربعین فی احوال المہدیین)

کہ تیرھویں صدی کے آغاز ہی میں دنیا میں بڑے بڑے تعجب انگیز کام ظاہر ہونے لگیں گے ...... اس کے بعد احمد نامی اسلام کا سپہ سالار اعظم ظاہر ہوگا۔ وہ مہدیٔ وقت اور عیسیٰؑ دوراں بھی ہوگا۔

(۴) امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مجدد بارھویں صدی فرماتے ہیں:

"علمنی ربی جل جلالہ ان القیامۃ قد اقتربت والمھدی تھیأ للخروج"
(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ ص ۱۳۳)

کہ مجھ کو میرے رب جل جلالہ نے بتایا ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے اور حضرت مہدی ظہور فرمائے عالم ہونے کی تیاریوں میں ہیں۔

(۵) حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی نسبت لکھا ہے کہ:۔

"آپ کے نزدیک بعد بارہ سو ہجری کے حضرت مہدی کا انتظار چاہیئے اور شروع تیرھویں صدی کے حضرات کی پیدائش ہے۔"
(الاربعین فی احوال المہدیین ص ۲۲)

(۶) حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنی کتاب "سیف مسلول" میں رقم طراز ہیں:۔

"امام مہدی کا ظہور علمائے ظاہر و باطن کے اندازہ اور خیال کے مطابق تیرھویں صدی کی ابتداء ہے۔" (دیکھئے حجج الکرامہ ص ۳۹۴)

(۷) حضرت حافظ برخوردار صاحب مشہور اہل اللہ اور عالم حدیث و فقہ ساکن چٹی شیخاں ضلع سیالکوٹ اپنی کتاب "انواع" میں لکھتے ہیں:۔ ؎

"پچھے اک ہزار دے گزرے ترے سے سال
عیسیٰ ظاہر ہوسیا۔ کرسی عدل کمال"
(اربعین فی احوال المہدیین)

(۸) جناب شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی حنفی لکھتے ہیں کہ:۔

"عالم باطنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت جاری فرمائی کہ اگر بادشاہت با تخت فرنگ بھی موقوف کر کے قوم فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے"
(حقیقت گلزار صابری ص ۲۱۹)

(۹) اردو کے مشہور شاعر شیخ امام بخش صاحب ناسخ کہتے ہیں ؎

"آمد مہدی و عیسیٰ ہے قریب اے ناسخ
کہہ رہے اب قوم نصاریٰ کو مسلماں ہوئے"
(دیوان ناسخ جلد ۲ ص ۱۷)

(۱۰) حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رقم فرماتے ہیں کہ:۔

"مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ جلد ۱۳ ص ۹۱ پر لکھا ہے کہ۔ پہلے علماء نے بھی چودھویں صدی ظہور عیسیٰ و مہدی کی ٹھہرائی ہے اور مؤلف "حدیث الغاشیہ" نے تو چودھویں صدی کا سال مقرر ظہور مہدی کے لئے بعض اہل اللہ کے اقوال کے رو سے بتایا ہے"
(بحوالہ رسالہ "تائید نشانِ آسمانی" ص ۳۳)

بزرگانِ امت کے یہ دس اقوال اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ جمہور مسلمان یہ مانتے آئے ہیں کہ حضرت امام مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی کے آخر پر ہوگا یا پھر چودھویں صدی میں وہ ضرور جلوہ افروزِ عالم ہوں گے۔ چنانچہ ان کا یہی وہ ایمان اور یقین تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اس کے ظہور کے لئے بڑی دلسوزی و جاں گدازی سے دعائیں مانگیں اور یاس و اضطراب کے عالم میں بھی بار بار آسمان کی طرف دیکھا اور دلِ بیتاب کو تسلیاں دیں۔

(۱) جناب نواب صدیق حسن خان صاحب آف بھوپال مہدی موعود کے انتظار کے بارے میں اپنی دلی کیفیت کے اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا تیرھویں صدی پر ہونا چاہیئے تھا مگر یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدی نہ آئے اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکھنے تک چھ مہینے گذر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھتے ہیں ۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنا فضل، عدل و رحم و کرم فرمائے۔ چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں۔" (اقتراب الساعۃ صـ ۲۲)

(۲) پھر لکھتے ہیں :-

"اس دوران (مہدی) کے ظہور میں تاخیر ہوئی کہ تیرہ صدی بھی گزر گئی ۔ وہ ظاہر نہ ہوئے مگر یہ تاخیر موجب انکار ظہور مہدی علیہ السلام نہیں ہو سکتی ۔ ہم تم کیا جانیں ۔ کس وقت کیا ہوگا۔ اس کو کون مانع ہے؟ کہ جب سب لوگ مایوس ہو کر انتظار مہدی سے خاموش ہو بیٹھیں ان کی امید منقطع ہو جائے کہ اتنے میں مہدی ظاہر ہو جائیں ....

اگر یہی بات ٹھہری کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے تو بھی ہمارا کچھ نقصان نہیں فقط اتنی بات ہے کہ احادیث ظہور مہدی علیہ السلام بلا کسی وجہ وجیہہ کے الفاظ و ساقط ہوتے ہیں ۔ یہی سہی کہیں عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہی جلد رونق بخش ہوں ۔ اگر مہدیؑ نہیں آتے تو نہ آویں ؎

بلا سے کوئی ادا ان کی بدنما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا
کہاں کہاں میں لگاؤں کہاں کہاں دیکھوں
یہ خانہ دار محبت ہیں آبلہ دل کا
مدد کرے اثر بے کسی و تنہائی
ہے آج لشکر غم سے مقابلہ دل کا
زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کر وہ
زمین نہ ٹوٹ پڑے اک دن زلزلہ دل کا"

(اقتراب الساعۃ صـ ۲۲۳، ۲۲۴)

(۳) حکیم مومن خان مومنؔ کہتے ہیں:—

"زمانہ مہدی موعود کا اگر پایا
تو سب سے پہلے تو ہو سلام پاک حضرت کا"

(۴) رسالہ البرہان بابت شعبان ۱۳۳۱ھ صـ ۱۲ پر مہدی آخر الزمان "عجل اللہ خروجہ" کے زیر عنوان لکھتا ہے:—

"یہ خرابات اور خونریزی اور اہل زمانہ کی موجودہ حالت اور مسلمانوں پر سختی و تباہی .... یہ شہادت دے رہا ہے کہ وہ شخص جلد آنے والا ہے جس کے آنے کے سب منتظر ہیں اور طبیعت زمانہ متقاضی ہے کہ قدرت جلد اپنا کرشمہ دکھلائے اور فراعنۂ زمانہ کی گردن توڑنے کے لئے موسیٰ دوران و مہدی آخر الزمان کو ظاہر فرمائے اور تمام مواد ناپسندہ کا قلع قمع کر کے دنیا کو عدل و داد سے پُر کر دے اور تمام عالم پر قانون الٰہی جاری ہو۔"

(۵) اہل تشیع حضرات میں سے بعض بزرگوں نے تو یہاں تک درد و الم میں مبتلا ہو کر کہا ہے :؎

"بیا امام صداقت شعار
کہ بگذشت کار از غم انتظار
ز روئے جمالوں بیفگن حجاب
عیاں ساز رخسار چون آفتاب"

(غایۃ المقصود صـ ۸۴)

"امام المہدی حتیٰ انت غائب
فمن علینا یا آبا فایاؤ بیۃ"

(الصراط السوی صـ ۲۶۷)

(۷) جناب شرف الشعراء صوفی صدیق صاحب میرٹھی اپنے درد دل کا بحضور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم یوں اظہار کرتے ہیں۔ فرمایا:—

"یا حبیب اللہ! سن لیجئے خدا کے واسطے
آئے ہیں ہم داستانِ غم سنانے کے لئے
حضرت عیسیٰ نہ آئے اب تو بھیجائیں گے کب؟
مذہب اسلام کا سکہ جمانے کے لئے
ظلم و استبداد کی یا شاہ انتہا ہو چکی
اب تو مہدی کی ضرورت ہے زمانے کے لئے"

(اخبار درّ نجف ۹ رمئی ۱۹۲۲ء)

(۸) جناب شہاب اکبرآبادی انتظار مہدی کا یوں نغمہ سرائی کرتے ہیں فرمایا:—

"آنے والے عجب انداز عجب شان سے آ
نت اعجاز دکھانے نئے سامان سے آ"

(۹) جناب تمنا عمادپوری اپنے دلی شوق و اضطراب کو امام الزمانؑ کے حضور میں پیش کرتے ہیں۔ فرمایا:—

"اے امام الزماں! کہاں ہیں آپ
کچھ بتا دیجئے! ٹھکانے کا
جلد آ جائیے! جو آنا ہے
اب کب آئے گا وقت آنے کا
دیکھئے! اک جہاں ہے مشتاق
آپ کو آنکھوں پر بٹھانے کا"

اور جب مطلع دل پر مایوسی کی گھٹائیں چھانے لگتی ہیں تو بیقرار ہو کر مسلمانوں کو یہ دعا کرنے کی تحریک کرتے ہیں:—

"کیجئے اب دعا کہ اے مالک!
آ چکا جو غضب تھا آنے کا
ہو چکا امتحان صبر و رضا
اب نہیں وقت آزمانے کا
بھیج اب امام مہدیؑ کو
یا طریقہ بتا بلانے کا"

(بحوالہ روزنامہ الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۳۷ء)

(۱۰) اخبار زمیندار لکھتا ہے:—

"آنے والے آ زمانے کی امامت کیلئے
مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کیلئے"

(۱۱) اخبار وطن لکھتا ہے :— ؎

"یا صاحب الزمان! بظہور شتاب کن
عالم زدست تو پا در رکاب کن"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز ۔ اگست ۱۹۲۵ء)

(۱۲) علامہ اقبال جنہوں نے ظہور مہدی و عیسیٰ کے عقیدہ کو مجوسی الاصل قرار دیا تھا۔ ان پر بھی ایسے لمحات آتے ہیں جب وہ زمانے کی دگرگوں حالت کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں ؎

"مجھ کو انکار نہیں آمد مہدی سے مگر
غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا"

(باقیات اقبال)

پھر بار بار اعلان کرتے ہیں اور شاید اپنے ہی پہلے عقیدہ کے خلاف اپنے ہی دل کو سمجھاتے ہیں، فرمایا:— ؎

"دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی تلاش
ہو جس کی نگہ زلزلۂ عالم افکار"

پھر کہتے ہیں:—

"اے وہ کہ مہدی کے تخیل سے ہے بیزار
مایوس نہ کر آہوئے مشکیں کو ختن سے"

(ضرب کلیم)

(۱۳) علامہ اقبال کے رفیق غمگسار چوہدری محمد حسین صاحب ایم اے ظہور مہدی کے لئے یوں درگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں فرمایا:—

"یارب! ہمیں اتنی لمبی عمر دے کہ ہم اس نائب رحمۃ للعالمین کا زمانہ دیکھیں، یا ہم پر رحم فرما اور اسے بھیج دے۔ اگر یہ وقت اس کے ظہور کا نہیں تو اور کون سا ہوگا؟" ؎

بیا بیا کہ نسیم بہار مے گذرد
بیا کہ گل ز درخت ثمر مبادا مے گذرد
بیا کہ فصل بہار است و موسم شادی
مدار منتظرم روزگار مے گذرد"

(کاشف مغالطۂ قادیانی صـ ۳۵)

حوالوں کی یہ کثرت بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے کس قدر اضطراب و بے چینی سے آنے والے کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کے فراق میں روئے، تڑپے، راتوں کو جاگے اور خدا کے حضور میں دست بدعا ہوئے کہ الٰہی! اس کو جلد بھیج دے اور انتظار کی طویل گھڑیوں کو مختصر کر دے۔

(۱۴) مسلمانوں کی اس دلی کیفیت اور اضطراب کا اندازہ مندرجہ ذیل حوالے سے ہو سکتا ہے۔ لکھنے والا لکھتا ہے:—

"امام موعود کا قیام اسلامی دنیا کو اس اضطراب سے انتظار ہے کہ راتوں کو نیند ہی نہیں آتی۔ وہ روز کب دیکھنا نصیب ہوگا؟ .... یا رب ہمیں یا تو لمبی عمر دے کہ ہم اس رحمۃ للعالمینؐ کے نائب کا زمانہ دیکھیں یا ہم پر رحم فرما اور اسے جلد بھیج دے۔ اگر یہ وقت اس کے ظہور کا نہیں تو اور کون سا ہوگا ؎

روز میدانست ترک شہسوار من کجاست
چشم نرگس بر رخ یار پرست یار من کجاست
دریغ عمر کہ در انتظار مے گذرد
فدائے ترند و من چیزار مے گذرد
چرا نہ نالم از اندوہ در فراق غمش
کہ بے وصال مرا روزگار مے گذرد"

(رسالہ انجمن تائید الاسلام صـ ۳۵ ۔ لاہور جولائی ۱۹۲۱ء)

مگر آہ! اس کو نہ آنا تھا۔ وہ نہ آیا، اور وہ آتا بھی کیوں کر؟ جبکہ آنے والا آ چکا تھا۔ مگر آفرین ہے ان پر جو اب بھی کہے جا رہے ہیں کہ لو وہ آیا۔ وہ آیا۔ اور خواہ مخواہ الکل پچو سے اس کے ظہور کی نئی سے نئی تاریخیں اور نئے سے نئے سال مقرر کئے چلے جاتے ہیں۔

(باقی)

ماہنامہ

"تحریک جدید"

ستمبر ۱۹۷۷ء کا "تحریک جدید" حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے ۔ امید ہے کہ قارئین کرام کو یہ پرچہ مل چکا ہوگا ۔ پرچہ کی چند کاپیاں احتیاطاً زائد چھپوائی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی دوست کو رسالہ نہ ملے تو دوبارہ بھجوایا جا سکے ۔ لہٰذا اگر آپ کو پرچہ نہ ملا ہو تو مہربانی فرما کر پہلے اپنے مقامی ڈاک خانہ سے پتہ کر لیں اور اگر وہاں سے کوئی پتہ نہ چلے تو ہمیں تحریر کریں۔ ہم دوبارہ انشاء اللہ ارسال کر دیں گے۔

کچھ دوستوں کی طرف سے پرچے کا چندہ واجب الادا ہے زیادہ خرچ کے پیش نظر لہٰذا پرچہ وی پی نہیں کیا گیا۔ ازراہ کرم ہم سے تعاون کریں اور جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہے وہ چندہ کی ادائیگی لوکل جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر دیں اور ہمیں اطلاع ضرور دیں۔ نیز خریداری نمبر لکھ دیا کریں تا چندہ بآسانی محسوب کیا جا سکے ۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

مینیجنگ ایڈیٹر
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۲۷۹

میں غلام فاطمہ زوجہ چوہدری خورشید احمد صاحب قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۶۶ سال۔ بیعت خلافت ثانیہ ساکن کوٹ لالہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے
بھینس مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام فاطمہ۔ کوٹ لالہ P.O. سنگرہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔
گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد خاوند موصیہ
گواہ شد۔ حکیم بشیر احمد ۱۳۳۲۰ انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۰

میں راج محمد ولد اللہ داد صاحب قوم رانجھا پیشہ بیکار عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت -/۲۰ روپیہ بصورت امدادی فنڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد۔ راج محمد ولد اللہ داد صاحب مدرسہ چٹھہ P.O. کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ اللہ دین سیکرٹری مال۔
گواہ شد۔ غلام رسول معلم موہلنکی۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۱

میں مظفر حسین ولد محمد شریف صاحب قوم کمبوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ ۱/۲ سال قریباً پیدائشی احمدی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مظفر حسین C/O محمود احمد صاحب قمر 656/8 چاندنی چوک چمن آباد لائل پور۔
گواہ شد۔ محمد سیف اللہ بیگ ۲۱۰۹۰
گواہ شد۔ ناصر احمد چک ۲۳۲ ر ب باوے والا تحصیل و ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۲

میں میاں عطاء اللہ نسیم بھیری ولد میاں خدا بخش صاحب بھیروی قوم اعوان۔ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

جمع جی پی فنڈ -/۱۰,۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عطاء اللہ نسیم حال کوارٹر ۱/ب خوجک روڈ۔ کوئٹہ چھاؤنی۔
گواہ شد۔ لعل خان ۱۲۹۲۳ سیکرٹری مال۔
گواہ شد۔ حمید احمد انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۳

میں طاہرہ نسیم زوجہ میاں عطاء اللہ صاحب نسیم بھیروی قوم اعوان پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ طاہرہ نسیم حال کوارٹر ۱/ب خوجک روڈ کوئٹہ چھاؤنی۔
گواہ شد۔ ایم عطاء اللہ نسیم خاوند موصیہ
گواہ شد۔ حمید احمد انسپکٹر بیت المال۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۴

میں محمد اکرم ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۲۷ ایکڑ واقع موہلنکے -/۲,۱۶,۰۰۰ روپے۔
رہائشی مکان موہلنکے -/۱۰,۰۰۰ روپے۔
مکان واقع کراچی -/۱,۲۵,۰۰۰ روپے
(قرض قابل ادا -/۶۰,۰۰۰ - /۶۵,۰۰۰)
اکنال پلاٹ واقع ربوہ (۱۰ مرلہ) -/۳۰۰۰ کل -/۲,۹۴,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اکرم S-45 سٹاف لین ۸ ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد۔ صغیر احمد حنیف سیکرٹری وصایا۔
گواہ شد۔ طلعت محمود ولد بشیر احمد صاحب S 101 کورنگی روڈ۔ کراچی 4۔

مسل نمبر ۲۲۲۸۵

میں صوفیہ خانم زوجہ محمد اکرم صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۳۰ تولہ مالیتی -/۱۲,۵۰۰ روپے
حق مہر -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صوفیہ خانم S-45 سٹاف لین ۸ ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد۔ صغیر احمد حنیف سیکرٹری وصایا۔
گواہ شد۔ طلعت محمود ولد بشیر احمد صاحب S 101 کورنگی روڈ کراچی۔

گمشدہ طلائی ہار

ایک عدد طلائی ہار وزن ۱۰ گرام ۱۶ ستمبر (بروز عید المبارک) کو محلہ دارالرحمت شرقی سے لے کر البشریٰ کوٹھی دارالصدر غربی کے درمیانی راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو یہ ہار ملا ہو تو مہربانی فرما کر ذیل کے پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔
نوٹ:- ہار دینے والے کو پندرہ روپے انعام دیا جائے گا۔

محمد اسماعیل کھوکھر (انڈونیشین)
دارالرحمت شرقی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی اور جماعت کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"جماعت اپنے مقام کو یاد رکھے اور مقام یہ ہے کہ قرآن کریم کو دُنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری اُن کے اوپر عائد ہوتی ہے مگر دوست اِس بات کو نہ بھولیں کہ قرآن کریم کو پھیلانے کی جو ذمہ داری ہے وہ تقاضا کرتی ہے کہ قرآن کریم کو پھیلانے سے پہلے ہم خود اسے جاننے والے ہوں۔ اُس کے علوم سے واقف ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بڑی حسین اور عجیب تعلیم ہے اس پر عمل کرو خود اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ دوسروں کو یہ کہنے سے پہلے کہ بتوں کو توڑ دو اور جلا دو خود اپنے صحنِ سینہ کو ہر قسم کے بتوں سے پاک کرنا چاہیئے۔ اس کے بغیر تو کوئی دوسرا آدمی ہماری بات نہیں مانتا۔ اگر ہزار بُت خود ہمارے اندر ہی پل رہے ہوں اور ہمیں خدا سے دُور لے جانے والے ہوں تو ہم توحیدِ خالص کو دُنیا میں قائم ہی نہیں کر سکتے۔

پس تحریک وقف عارضی دراصل اصلاحِ نفس کے لئے اپنے محاسبہ کے لئے اور دوسروں کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جاری کی گئی تھی اور تعاونوا علی البرّ و التقویٰ کی عملی تفسیر کی شکل میں اسے جاری کیا گیا تھا۔" (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۷ء بروز سوموار حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم ملک اسمٰعیل انور ابن برادرم مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح کا نکاح بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ امینہ بشریٰ مسرت بی۔اے بنت مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب درویش قادیان دارالامان سے پڑھا چونکہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب یہاں موجود نہیں تھے اِس لئے انہوں نے لڑکی کے ماموں مکرم شیخ محمد اکرام صاحب اطہر کو وکیل مقرر کیا تھا۔

عزیزم اسمٰعیل انور حضرت عبداللہ خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویش کے نواسے ہیں۔ عزیزہ کے والد مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب عرصہ سے درویشانہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

خاکسار ملک محمد رفیق
صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اور بتایا کہ ہر شخص کے جذبات کا احترام کرنا ضروری ہے طعن و تشنیع سے کام لینے، بُرے ناموں سے انہیں پکارنے، جھوٹ بولنے یا بہتان باندھنے سے سختی کے ساتھ منع کیا۔ ہر حالت میں عدل و انصاف سے کام لینے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ کسی کو بھی حتیٰ کہ دوسروں کے جھوٹے معبودوں کو بھی گالی مت دو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے روحانی حقوق بھی بیان کئے اور بتایا کہ انسان کی روحانی ترقیات کا کوئی شمار نہیں ہے۔ اگر وہ سچی توبہ کرے تو اس کے تمام گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر کبھی اس سے نادانستہ طور پر غفلت سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ بنایا اور اعلان کیا کہ اگر اس کی اتباع کرو گے تو تمہیں بھی تمہاری استعداد کے مطابق اسی طرح سب کچھ ملے گا جس طرح رسول کریمؐ کو ان کی کامل استعدادوں کی کامل نشوونما کے نتیجہ میں بے حد و حساب ملا حتیٰ کہ انسان کو معرفتِ الٰہیہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل ہو جاتی ہے جس کے بعد غیر اللہ سے رہائی مل جاتی ہے اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کر اسے نہ صرف اخروی زندگی میں بلکہ اسی زندگی میں ایک جنت عطا کی جاتی ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا غرض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعی دُنیا کی ہر چیز کے لئے سراسر رحمت ہیں اور ہم عاجز بندوں پر آپؐ کے اتنے احسان ہیں کہ انہیں دیکھ کر اور محسوس کر کے ہمارا نفس اور ہماری روح بے اختیار ہو کر آپؐ پر درود و سلام بھیجنے پر مجبور ہو جاتی ہے

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّد
وعلیٰ آلِ محمّد انّک
حمیدٌ مجید

پاکستان میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ

خدا کے فضل و کرم سے رجسٹرڈ ہونے کے بعد اب آپکو

پانچ ہُنر سکھاتا ہے

سٹیل فکسر، بلڈنگ پینٹر، پائپ فٹر، راج (MASON) اور شٹرنگ کارپینٹر

- سٹیل فکسر، مدت ۲ ہفتہ فیس -/۱۰۰ روپیہ
- بلڈنگ پینٹر مدت ۲ ہفتہ فیس -/۷۵ روپے
- پائپ فٹر مدت ۳ ہفتہ فیس -/۱۵۰ روپے
- شٹرنگ کارپینٹر مدت ۲ ہفتہ فیس -/۱۰۰ روپے
- راج (MASON) مدت ۴ ہفتہ فیس -/۳۰۰ روپے۔

احمدی حضرات کے لئے فیس میں دس فیصد رعایت

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ
اندرون موچی گیٹ لاہور

ربوہ اور مضافاتِ ربوہ میں

زرعی زمین۔ مکانات۔ رہائشی پلاٹس کی خرید و فروخت کے لیے
آپ کا معاون ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز
۱۵-اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دفتر ۵۰۸ — فون رہائش ۴۰۵

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں مندرجہ سٹاف کی ضرورت ہے:۔

۱۔ ڈرائیور۔ تجربہ پانچ سال
۲۔ الیکٹریشن یا سپروائزر۔ تجربہ ۵ سال ڈگری یا ڈپلومہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ بیلدار۔ تجربہ ۳ سال
۴۔ فورمین۔ تجربہ ۵ سال
۵۔ مکینک۔ تجربہ ۵ سال
۶۔ ہیلپر (جوان صحت)
۷۔ چوکیدار (فوجی ریٹائرڈ)
۸۔ کلرک ڈسپیچر۔ تجربہ ۲ سال
۹۔ سٹور پرچیزر۔ تجربہ ۵ سال

پاکستان چپ بورڈ لمیٹڈ پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

درخواستِ دُعا:۔ مکرم حاجی محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ سکوٹر کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے اور ان کے دائیں بازو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (سید احمد علی نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴